تحریم خمر۔طب جدید کے تناظر میں

☆ پروفیسر ڈاکٹر نثار محمد

It has been held since ages that wine is a panacea for mankind in the realm of medicine. Moreover, it is touted with emphasis that it is a great source of mental and physical solace and satisfaction and for this very reason masses in the days of ignorance, in general, would have it with relish for solace and satisfaction. Even in the contemporary advanced times, it is believed in general, that wine is the source of various medical benefits coupled with the belief that wine releases tension and stress. Under the same impression, wine is drunk, with relish in Europe and America down to this day.

Modern medical science has proved all these nations as categorically wrong and baseless and has set forth that all these notions about wine are based on assumptions and abstractions with nothing concrete and solid. In the assay under consideration, the harmful and baneful influence and effects of wine have been brought under the lime light and proved, in the light of the experiments of the medical scientists, that no medical benefits, whatsoever, be derived from drinking wine rather it has detrimental impacts and that it creates mental unrest instability rather than providing the drinker with solace, ease and satisfaction.

ہر کتاب کا ایک خاص موضوع ہوتا ہے اور وہ پوری کتاب اس خاص موضوع کے اردگرد گھومتی ہے۔ قرآن کریم کا بھی ایک خاص موضوع ہے اور وہ ہے "انسان کی فلاح اور معاشرے کی اصلاح" قرآن کریم میں انسان اور انسانی معاشرے کی فلاح کے دو طریقے بتائے گئے ہیں:

☆ چیئرمین، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور۔

۱۔ ایجابی طریقۂ فلاح:

اس طریقہ فلاح میں انسان کو ان امور کی طرف راغب کیا جاتا ہے جن کی ادائیگی سے انسان اور انسانی معاشرہ فلاح پاسکتا ہے۔

۲۔ سلبی طریقہ فلاح:

اس طریقہ فلاح میں انسان کو ان امور سے دور رہنے کی تلقین کی جاتی ہے جن کی ادائیگی کیوجہ سے انسان اور انسانی معاشرہ روبہ زوال ہوسکتا ہے۔اس میں منکرات اور نواہی سے بچنے کی تاکید کی جاتی ہے۔

شراب کی حرمت کے حوالے سے قرآن کریم نے سلبی طریقہ فلاح اختیار کیا ہے تاکہ اس سے اجتناب کرکے انسان فلاح پائے۔

نواہی اور اسکے نفسیاتی مضمرات:

اس عالم رنگ وبو میں انسان جو بھی کام کرتا ہے۔اپنے نفع کیلئے کرتا ہے اور اگر کسی چیز سے پہلوتہی کرتا ہے تو اس میں بھی انسان اس چیز سے اجتناب کرکے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے۔شراب کی حرمت کے حوالے سے بھی اللہ نے انسان کو دعوت دی ہے کہ وہ اس کو اپنی عقل کے پیمانے پر تول کر دیکھے کہ اس میں نفع کتنا ہے اور نقصان کتنا۔پھر اگر کسی چیز میں نفع ونقصان دونوں کا احتمال ہو تو انسان اس چیز کو لیتا ہے جس میں نقصان کم سے کم ہو(۱)۔کیونکہ بڑے نقصان سے بچنا بھی نفع ہی کے زمرے میں آتا ہے۔

شراب دنیا کا قدیم ترین مشروب ہے۔ جو زمانہ قدیم سے فرط ونشاط کیلئے استعمال ہوتا چلا آرہا ہے(۲)۔شاید اسی بناپر قرآن کریم نے شراب کا انسان کے ساتھ قریبی تعلق کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کو بیک جنبش قلم ممنوع قرار نہیں دیا، بلکہ تین مدارج میں اس کو حرام قرار دے کر انسانی عقل کو دعوت دی کہ وہ اسے نفع ونقصان کے مسلمہ اصولوں پر پرکھ کر اپنے آپ کو اس لعنت سے نجات دلائے۔

شراب کی حرمت کا پہلا مرحلہ:

شراب کی حرمت کے پہلے مرحلے میں اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات نازل فرمائی:

يَسْـأَلُـونَكَ عَـنِ الْـخَـمْـرِ وَالْـمَيْـسِـرِ قُـلْ فِيهِـمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا"(۳)۔

''وہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دوان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ فائدے بھی ہیں اوران کا گناہ انکے نفع سے بہت بڑا ہے"۔

اس آیت میں "واثمهما اكبر من نفعهما" قابل غور جملہ ہے۔اس جملہ کا مقصد یہ ہے کہ انسان شراب کو اپنی عقل کے پیمانے پر تول کر دیکھے کہ اس میں نفع کتنا ہے اور نقصان کتنا؟ اگر اس کا نقصان نفع سے زیادہ ہے تو پھر نفع ونقصان کے مسلمہ اصولوں کے تحت اس سے اجتناب کرے۔قبل از اسلام عرب معاشرے میں یہ ایک غلط روایت جڑ پکڑ چکی تھی کہ شراب انسانی صحت کیلئے مفید ہے۔اس آیت کے نزول کے بعد اس غلط روایت پر زد پڑی۔لہٰذا کچھ لوگوں نے نفع کے مقابلے میں اس کے زیادہ گناہ (نقصان) کی بناء پر اس کو ترک کر دیا۔

حرمت کا دوسرا مرحلہ:

پہلے آیت میں "منافع للناس" کی بناء پر بعض لوگوں نے شراب کا استعمال ترک نہیں کیا۔اس لیے حرمت کے اس دوسرے مرحلے میں درج ذیل آیت نازل ہوئی:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلاَةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى حَتَّىَ تَعْلَمُواْ مَا تَقُولُونَ"(۴)۔

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہوتو اس وقت تک نماز کے قریب مت جاؤ۔ جب تک تم زبان سے جو کچھ کہہ رہے ہو، اسے نہ سمجھنے لگو☆''

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کی عقل ہے اور اسی عقل ہی کی بناء پر اسے باقی تمام مخلوقات میں ممتاز مقام حاصل ہے۔انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی ایک بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ جو کام بھی کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔آنکھیں بند کر کے نتائج سے بےفکر ہو کر کوئی قدم نہیں اُٹھاتا۔ قرآن کریم میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے، ارشاد ربانی ہے:

☆ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ کسی دعوت میں تشریف لے گئے تھے جس میں شراب رکھی ہوئی تھی۔ کھانے کے بعد حضرت علیؓ نے جماعت پڑھائی، جس میں آپ نے سورۃ الکفرون کی تلاوت شروع کی۔نشہ کی بناء پر تلاوت میں آپؓ سے سخت غلطیاں سرزد ہوئیں جس پر درج بالا آیت نازل ہوئی (دیکھئے معارف القرآن متعلقہ آیت)

"لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَـٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ"(۵)۔

"ان کے دل ہیں لیکن سمجھتے نہیں ، آنکھیں ہونے کے باوجود نہیں دیکھتے اور کان ہونے کے باوجود نہیں سنتے ۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں"۔

گویا وہ انسان سب سے بڑے خسران اور نقصان میں ہے، جس کی عقل ماؤف ہوجائے ۔ جب انسان اچھائی اور برائی میں تمیز نہ کرسکے تو یہ اسکی عقل کا سب سے بڑا نقصان ہے۔

شراب کیلئے قرآن وحدیث میں " خمر" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور خمر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"الخمر ماخامر العقل"(۶)

''خمر (شراب) وہ ہے، جو عقل کو ماؤف کردے''۔

گویا شراب کا سب سے بڑا نقصان عقل کا زائل ہونا ہے۔

حرمت کا تیسرا مرحلہ:

شراب کی حرمت کا تیسرا اور آخری مرحلہ نہایت جارحانہ اور سخت تھا اور اس میں اس مقصد کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جو شراب کی حرمت کے پیچھے کارفرما ہے، ارشاد ربانی ہے:

"إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"(۷)

''یقیناً شراب، جوا، بت اور فال کھولنے کے تیر یہ سب غلیظ اور شیطانی اعمال ہیں۔ لہذا اس سے بچتے رہو تاکہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاؤ''☆۔

اس آیت میں انسان کے دینی اور دنیاوی فساد کی نشاندہی کر کے اسے ان قبیح اعمال سے باز رہنے کا

☆ شراب کی حرمت سے قبل عتبان بن مالک کے گھر میں ایک دعوت کا پروگرام تھا۔ جس میں شراب بھی رکھی گئی تھی۔ حالتِ نشہ میں مہمان کھانے پر ٹوٹ پڑے اور ایک دوسرے کو نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ رسول کریم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو سخت ناراض ہوئے۔ اس واقعے کی مناسبت سے شراب کی حرمت کا قطعی حکم نازل ہوا۔ (تفسیر صفوۃ البیان، ص ۵۳)

حکم دیا ہے۔ چنانچہ شراب کی حرمت کا یہ تیسرا مرحلہ نہایت خوش اسلوبی سے طے ہوا اور شراب پر جان نچھاور کرنے والی قوم نے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شراب کو الوداع کہہ دیا[۸]۔

شراب کی صحت افزا خصوصیات کے بارے میں غلط فہمیاں:

انسان زمانہ قدیم سے شراب استعمال کرتا چلا آ رہا ہے اور اس کے بارے میں یہ یقین کر لیا گیا تھا کہ اس میں صحت افزا خصوصیات پائی جاتی ہیں، مثلاً بھوک بڑھاتی ہے، بدہضمی کا خاتمہ کرتی ہے، انسان کو ذہنی خوشی دیتی ہے اور یہ کہ اس سے انسان میں جرأت اور بہادری پیدا ہو جاتی ہے[۹]۔ لیکن اس کے باوجود عرب معاشرے میں ایسے لوگ بھی تھے جو شراب کو ایک نجس اور غلیظ چیز سمجھتے تھے اور شرفاء عرب اس سے اجتناب کرتے تھے[۱۰]۔ تاہم عام طور پر لوگ شراب کا (اسکی صحت افزا خصوصیات کی بنا پر) بے دریغ استعمال کرتے تھے۔ تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ قبل از اسلام، عرب معاشرے میں بے یقینی اور ذہنی خلفشار و انتشار کا دور دورہ تھا۔ آپس کے اختلافات، قبائلی جھگڑوں اور خراب اقتصادی حالات کی بناء پر انکی خاندانی زندگی میں ہر وقت ھیجان کی کیفیت رہتی تھی۔ طاقتور قبیلے کے حملے اور لوٹ مار کے خوف کیوجہ سے تقریباً ہر فرد ذہنی خلفشار اور ڈپریشن کا شکار رہتا تھا۔ قرآن کریم نے ان کے اس ذہنی کھچاؤ کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

"وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا"[۱۱]۔

''اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو، جب اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اور تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، پھر اللہ نے تم کو اس سے نجات دی''۔

جن لوگوں کی نجی زندگی کی یہ حالت ہو، جو اس آیت میں بتائی گئی ہے وہاں پر احساس محرومی اور ذہنی بے چینی کا پیدا ہونا یقینی ہے اسی بناء پر وہ اپنے اس ذہنی کھچاؤ کو کم کرنے اور چند لمحوں کی خوشی کے حصول کیلئے خوب شراب پیتے تھے۔ اس زمانے میں شراب کا استعمال آج کی مغربی دنیا میں اس کے استعمال سے کہیں زیادہ تھا[۱۲]۔ اس قسم کی شراب کی رسیا قوم کو اس لعنت سے چھٹکارا دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے مرحلے کے طور پر اس کے متعلق اور مضر روح ہونے کی بناء پر شراب پر پابندی لگانے کیلئے اتنا لمبا چوڑا راستہ اختیار کیا۔ تو پھر یہ

جاننا بھی ضروری ہے کہ یہ شراب بذات خود ہے کیا چیز؟اس کا مزاج کیا ہےاوراس میں وہ کونسے ایسے اجزاء ہیں جن کی وجہ سے انسانی صحت پراس کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں؟۔

شریعت میں شراب کی تعریف:

قرآن کریم میں شراب اوراس قسم کے دوسرے مشروبات کیلئے خمر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔(خمر) کا لفظ (خ م ر) سے ماخوذ ہے۔اوراس کے معنی ہیں (اس نے ڈھانپ لیا؛اس نے چھپالیا)(۱۳)۔

حدیث شریف میں خمر کی تشریح یوں کی گئی ہے:

"الخمر ما خامر العقل"(۱۴)

"خمر وہ ہے جو عقل کو زائل کردے"۔

ایک اور حدیث میں ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے یوں نقل کرتے ہیں:

"کل مسکر خمر وکل خمر حرام"(۱۵)

"ہر نشے والی چیز خمر (شراب میں شامل ہے)۔اور ہر خمر (شراب) حرام ہے"۔

گویا ہر وہ مشروب جسکی وجہ سے انسان کے ذہنی قویٰ متاثر ہوتے ہیں اوراس کو سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کردیتے ہیں۔شراب کے زمرے میں آتے ہیں(۱۶)۔

ابن عمرؓ ہی کی ایک اور حدیث میں یوں ارشاد ہے:

"کل مسکر حرام، ما اسکر کثیره فقلیله حرام"(۱۷)

یعنی (ہر نشے والی چیز حرام ہے جس چیز کا زیادہ حصہ نشہ آور ہو اس کا قلیل حصہ بھی حرام ٹھہرتا ہے)۔

شراب کن چیزوں سے بنتی ہے؟:

عہد نبویؐ میں لوگ جن چیزوں سے شراب بناتے تھے ان کی نشاندہی درج ذیل حدیث میں کی گئی ہے:

"عن نعمان بن بشير قال قال رسول اللهﷺ ان من الحنطة خمراً ومن الشعير خمرًا ومن التمر خمراً ومن الزبيب خمراً ومن

العسل خمراً "(۱۸)۔

''حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شراب گندم، جو، کھجور، انگور اور شہد سے بنتی ہے''۔

اگر چہ اس حدیث میں صرف پانچ چیزوں کا تذکرہ ہے لیکن آج کل ان کے علاوہ اور بھی مختلف چیزوں سے مصنوعی طریقے سے شراب بنائی جاتی ہیں۔جدید طبی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ شراب خواہ کسی بھی چیز سے بنائی جائے اس میں دو اہم اجزاء میتھائل (Methyl) اور ایتھائل (Ethyl) ضرور شامل ہوتے ہیں (۱۹)۔

جدید دور میں شراب کے جملہ مشروبات کیلئے الکحل (Alcohol) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ الکحل کا لفظ انگریزی زبان میں 16 ویں صدی میں استعمال ہونا شروع ہوا۔اس سے پہلے یہ لفظ انگریزی زبان میں کبھی بھی استعمال نہیں ہوا تھا (۲۰)۔الکحل دراصل عربی زبان کا لفظ ہے۔اور اس کے معنی ہے نفیس اور عمدہ پاوڈر (۲۱) انگریزی کا لفظ الکحل (Alcohol) عربی زبان کے لفظ الغول (Al-ghul) کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔جس کے معنی ہے دماغ کو سن کرنا، زہر آلودہ کرنا، مردہ کرنا وغیرہ (۲۲)۔مشہور مسلمان سائنسدان جابر ابن حیان (۱۸۵ھ/۸۰۰ء) پہلا شخص تھا جس نے بغداد میں خالص قسم کی شراب تیار کی تھی اور اس نے اسکا نام الغول (Al-Ghul) رکھا تھا (۲۳)۔غالب گمان یہی ہے کہ یہ الغول (شراب) جب یورپ پہنچی تو وہاں یہ نام کثرت استعمال کی وجہ سے الکحل (Al-Cohal) پڑ گیا۔کیونکہ انگریزی زبان میں "غ" کا تلفظ نہیں ہے۔ اس لئے شاید انہوں نے (GH) کو (CH) میں بدل کر اسے الغول سے الکحل بنادیا۔

دور جاہلیت اور الکحل کا استعمال:

عرب شعراء کے عصری جاہلی کے اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ قبل از اسلام دور میں عرب شراب کا استعمال خوب کرتے تھے۔خاص طور پر جنگوں کے موقعوں پر تو شراب پانی کی طرح پیتے تھے۔شاعر رسول حضرت حسانؓ ابن ثابت کی جاہلیت کے دور کا ایک شعر ہے:

ونشربها فتترکنا ملوکاً واسداً لا ینهنهنا اللقاء (۲۴)

''جب ہم شراب پیتے ہیں تو بادشاہ بن جاتے ہیں اور میدان جنگ میں بپھرے ہوئے

شیر بن جاتے ہیں جن کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا"

احادیث کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ دور جاہلیت میں عرب الکحل کے طبی خصوصیات کے قائل تھے یہی وجہ ہے کہ وہ دوا اور علاج کی خاطر شراب استعمال کرتے تھے جیسا کہ درج ذیل حدیث سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

"عن طارق بن سوید الجهنی سأل النبی ﷺ عن الخمر فنهاه اوکره ان یصنعها فقال انما اصنعها للدو آء فقال انه لیس بدواء ولکنه دآء"(۲۵)

"طارق بن سویدؓ نے رسول کریم ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا۔تو آپ ﷺ نے منع فرمایا یا اس کے بنانے کو ناپسند فرمایا۔تو اس نے کہا: میں تو صرف دوا کیلئے اس کو بناتا ہوں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ یہ تو خود ایک بیماری ہے"۔

(منافع للناس) سے غلط فہمی:

جو غلط تصورات الکحل کے بارے میں اسلام سے قبل مشہور تھے۔قرآنی آیت (منافع للناس) سے غلط فہمی کی بناء پر وہی تصورات بعد از اسلام بھی بعض صاحبان علم کے ہاں بھی مروج تھے۔علامہ ابن کثیر (۷۷۴ھ) جیسی اولوالعظم شخصیت بھی شراب کے نقصان کو دین کا نقصان تصور کرتے تھے،لیکن وہ اس کے طبی فوائد کے بھی قائل تھے۔آپ نے اس کی زود ہضمی، بدن سے فاضل مادوں کے اخراج میں معاونت اور ذہنی ودماغی قوتوں میں اضافے جیسی صلاحیتوں کا تذکرہ کیا ہے۔نیز یہ کہ شراب انسان کو خوشی اور سر درد دیتی ہے(۲۶)۔ ابوبکر الرازی نے بھی اپنی کتاب(منافع الا غذیه) میں شراب کی انہی خصوصیات کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ شراب بدن کو موٹا کر کے رنگ کو سرخ کرتی ہے اور پیاس کی شدت کو ختم کرتی ہے(۲۷)۔مسلمان حکماء کا شراب کے بارے میں اس طرح کا غلط فہمی کا شکار ہونا صرف (منافع للنا س) کے غلط معنی لیے جانے کی بناء پر ہوا تاہم ابن عباسؓ نے صراحت کے ساتھ منافع کی تشریح کر کے یہ غلط فہمی دور کردی ہے،فرماتے ہیں:

"(إثم کبیر) بعد التحریم (ومنافع للناس) قبل التحریم با لتجارة بها (واثمهما) بعد التحریم (اکبر من نفعهما) قبل التحریم"(۲۸)۔

لہذا منافع سے مراد صرف وہ تجارتی نفع ہے جو ان کو قبل التحریم حاصل ہوتا رہا لیکن اس کی

حرمت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے منافع کو سلب کر دیا[۲۹]۔

یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن قیم (۷۵۱ھ) نے الکحل کا دوائی کے طور پر استعمال سخت ممنوع قرار دیا ہے، آپ نے لکھا ہے:

"ما جعل الله لنا فيها شفآء قط"[۳۰]

''اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اس میں قطعاً شفا ہی نہیں رکھی ہے''

جدید طبی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ الکحل انسانی صحت کیلئے نہایت مضر ہے علم الادویات (Pharmacology) کی تمام کتب اس بات پر متفق ہیں کہ شراب میں کوئی بھی ایسی چیز موجود نہیں جو انسانی صحت کیلئے مفید ہو۔ مغربی معاشرہ (جہاں شراب کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں) بھی اب شراب کی تباہ کاریوں سے عاجز آچکا ہے[۳۱]۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ کسی بھی چیز کے کھانے کے بعد میٹا بولزم (Metabolism) کے عمل کی وجہ سے اس چیز کے اپنے بنیادی وحدتوں میں تقسیم ہونے کے بعد جسم پر اس کے اچھے یا برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لہذا کسی نجس، خبیث اور مضر صحت چیز کے کھانے سے اس کے برے اثرات ضرور اس جسم پر پڑتے ہیں۔ ماہرین طب الکحل کو انسانی بدن کیلئے کتنا مضر قرار دیتے ہیں اس کی تفصیل درج ذیل:

الکحل اور شہوت:

ابن سینا (۹۸۰ء-۱۰۳۸ء) نے شراب کی خصوصیات میں بطور خاص اس بات کا ذکر کیا ہے کہ یہ قوت شہوانیہ کو تحریک دیتی ہے[۳۲]۔ جب خواص کی یہ حالت ہو تو عوام تو پہلے ہی سے اسکے بارے میں غلط فہمی کا شکار تھے۔ مشہور انگریزی شاعر شیکسپیر (Shakespeare) نے اپنے ایک ڈرامے میں شراب کی انہی خصوصیات کے حوالے سے اس مروجہ رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے: "It provokes the desires, but takes away the performance" یعنی یہ شہوت کو تو ابھارتا ہے مگر عملی کار کردگی کی قوت کو سلب کرتا ہے[۳۳]۔ دنیا میں جنسی جرائم کی بڑی وجہ شراب کے بارے میں یہی غلط تصورات ہیں۔ بدکاری میں ملوث افراد میں سے پچاس فیصد کا تعلق شرابیوں سے ہوتا ہے بلکہ محرمات سے بدکاری کرنے والے بھی اکثر شرابی ہی پائے گئے[۳۴]۔ نبی کریم ﷺ نے سینکڑوں سال قبل اس خبیث مشروب کو اُمّ الفواحش

اور اُمّ الکبائر قرار دیا ہے (۳۵)۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا الکحل کے انہی خصوصیات کے بارے میں یوں لکھتا ہے:
"حقیقت یہ ہے کہ شراب شہوت کو تیز کرنے کے بجائے انسان کے اعضاء توالد و تناسل کو نقصان پہنچاتی ہے"(۳۶)۔ جدید طب نے الکحل کو انسانی خصیوں (Testes) جہاں مادہ منویۃ بنتا ہے، کے لئے نہایت مضر قرار دیا ہے۔ شراب کے کثرت استعمال کی بناء پر مرد کے آلہ تناسل کے سیدھے کھڑے ہونے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے اور انسان خواہش کے باوجود مجامعت کے قابل نہیں رہتا (۳۷)۔

خواتین میں کثرت شراب نوشی کی بناء پر ان کے بدن میں ایسٹروجن (Estrogen) نامی ہارمون زیادہ ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے شہوت میں خودبخود کمی آجاتی ہے کیونکہ یہ ہارمون براہ راست خواتین کی جنسی خواہش پر اثر ڈالتے ہیں (۳۸)۔ مردوں کے بدن میں ان ہارمونز کی زیادتی کیوجہ سے نامردی اور عورتوں کی طرح پستان کے ابھار نکل آتے ہیں۔ مرد کے چہرے پر مونچھوں اور داڑھی کے بال نہیں نکلتے اور پھر مرد و عورت میں تمیز کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ خواتین میں مے نوشی کی بناء پر درج ذیل بیماریاں پیدا ہوتی ہیں (۳۹):

(۱) حیض میں کمی۔ (۲) شہوت میں کمی۔ (۳) بچے کا معذور پیدا ہونا۔ (۴) اسقاط حمل میں اضافہ (۴۰)۔

الکحل اور زود ہضمی:

اکثر شرابی اس کے فوائد میں زود ہاضمی کو شامل کرتے ہیں۔ علامہ ابن کثیر (۷۷۴ھ) نے شراب کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ زود ہاضم ہے (۴۱)۔ لیکن آج کے ماہرین طب نے انکی رائے کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ الکحل نظام انہضام کیلئے نہایت مضر ہے کیونکہ شراب کیوجہ سے اشتہا کم ہوجاتی ہے اور خالی پیٹ انسان اپنے آپکو بھرا پیٹ محسوس کرتا ہے (۴۲)۔

الکحل کے کثرت استعمال کیوجہ سے لعاب دہن اور معدے کی تیزابیت (ہائڈروکلورک ایسڈ HCL) میں کمی آجاتی ہے، جسکی وجہ سے کھانا جلدی ہضم نہیں ہوتا الکحل پیٹ کے پردے میں سے براہ راست خون میں جذب ہوجاتا ہے جسکی بناء پر معدے میں موجود خوراک بروقت ہضم ہونے سے رہ جاتی ہے (۴۳) اور انسان درد سر، گیس، قے، دست اور متلی جیسے بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے (۴۴)۔

الکحل اور خوراک کی نالی:

الکحل کی وجہ سے شرابی کا گلہ اکثر خراب رہتا ہے اور گلے میں خراش اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہے جسکی بناء پر اس کی آواز سخت اور بھاری ہوجاتی ہے[۴۵]۔ شرابیوں میں گلے کا کینسر بہت عام ہے[۴۶] جن عوامل کی وجہ سے کھانا گلے میں نیچے جاتا ہے، شراب کی وجہ سے وہ متاثر ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے خوارک کی نالی میں کھانا آسانی سے نیچے نہیں جاتا اور کھانے میں دقت محسوس ہوتی ہے اس کے علاوہ معدے میں موجود خوراک واپس منہ کی طرف آنا شروع ہوجاتی ہے[۴۷]۔

الکحل اور معدہ:

انسانی جسم کا اپنا ایک (جسم) دفاعی نظام ہے اور اس دفاعی نظام کی بدولت کوئی بھی مضر صحت چیز انسانی جسم میں داخلی ہوتے ہی اس کی خلاف جسم، (ضد جسم Anti-bodies) مواد تیار کر کے اسے ختم کر دیتے ہیں معدے کے اندر ایک پردہ (Gastric Mucosa) یہی کام کرتا ہے کہ معدے کو مضر چیزوں سے بچاتا ہے۔ الکحل کی وجہ سے یہ پردہ اپنا کام چھوڑ دیتا ہے جسکی وجہ سے معدہ بلاواسطہ نقصان دہ چیزوں کی زد میں آجاتا ہے۔ اور خوراک کی نالی کے اوپر سے لیکر معدے کے انتہا تک کا پورا نظام بگڑ جاتا ہے[۴۸]۔ الکحل معدے کے زخم (Peptic Ulcer) کیلئے حد درجہ نقصان دہ ہے۔ الکحل معدے میں پہنچ کر گرمی پیدا کر کے نظام انہضام میں ھیجان کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے[۴۹]۔

الکحل اور نظام قلب:

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کلّه الا وهی القلب"[۵۰]

''سنو جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ ٹھیک ہوتا ہے پورا نظام بدن ٹھیک ہوتا ہے اور جب اس میں بگاڑ آجائے تو پورے نظام بدن میں بگاڑ آجاتا ہے جان لو کہ وہ دل ہے''۔

انسانی صحت کا دارومدار دل کی طبعی حرکت پر منحصر ہے۔اگر دل کے معمول کی رفتار میں بگاڑ آجائے تو انسانی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے الکحل کی وجہ سے دل کی حرکت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس اضافے کی بناء پر دل کے پٹھوں پر اضافی بوجھ پڑ جاتا ہے۔جسکی وجہ سے دل کے پٹھے بری طرح متاثر ہوتے ہیں[۵۱]۔ الکحل کے کثرت استعمال سے انسان بلند فشار خون (Hypertension) میں مبتلا ہو جاتا ہے اور دل کے دوران خون میں بے قاعدگی آجاتی ہے[۵۲]۔

الکحل کیوجہ سے دل کی رگوں میں چربی زیادہ جمع ہو جاتی ہے جو خون کی گردش میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔جن ممالک میں الکحل کا استعمال زیادہ ہے وہاں پر دل کے مریض دوسرے ممالک سے بہت زیادہ ہوتے ہیں[۵۳]۔

الکحل اور دماغ:

الکحل کی وجہ سے انسانی جسم کا نروس سسٹم (Nervous System) سست پڑ جاتا ہے جسکی وجہ سے انسان میں قوت فیصلہ کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔اس کی وجہ سے دماغ کے وہ خلیئے متاثر ہوتے ہیں جن سے پروٹین بنتا ہے اور اس وجہ سے انسان کی قوتِ حافظہ متاثر ہوتی ہے[۵۴]۔ علامہ ابن قیم (۷۵۱ھ) نے شراب کے دماغ پر برے اثرات کے بارے میں فرمایا ہے:

> **فا نها شديدة المضرة بالدماغ الذى هو مركز العقل عند الا طباء، وكثير من الفقهآء والمتكلمين**[۵۵]۔

> ''شراب دماغ کیلئے نہایت مضر ہے، جو کہ اطباء اور بہت سے اور فقہاء و متکلمین کے نزدیک عقل کا مرکز ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ شرابی کسی بھی مسئلے کا سامنا کرنے سے گھبراتا ہے اور معاملات میں لوگوں کے ساتھ بد زبانی اور بداخلاقی پر اتر آتا ہے[۵۶]۔

عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کی رپورٹ کے مطابق ۵۰ فیصد زنا بالجبر کے واقعات شرابی کرتے ہیں۔۷۰ تا ۸۶ فیصد اقداماتِ قتل شراب کے زیر اثر افراد کرتے ہیں۔۷۴ فیصد بیویوں کو مارنے والے شرابی ہوتے ہیں۔صرف برطانیہ میں ۵۰ فیصد قیدی شراب کی وجہ سے ہونے والے کسی جرم میں سزا کاٹ رہے ہوتے

ہیں (۵۷)۔

الکحل اور سردی سے بچاؤ:

شراب کے رسیا لوگوں کا کہنا ہے کہ شراب سے جسم میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان سخت سردی میں بھی اپنے آپ کو گرم محسوس کرتا ہے لیکن یہ ایک مفروضہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شراب کی وجہ سے وقتی طور پر انسان کے خون کی رگیں پھول جاتی ہیں اور اس میں پھلاؤ کی وجہ سے ان میں زیادہ خون دوڑنے لگتا ہے اور یوں انسان اپنے آپ کو گرم محسوس کرنے لگتا ہے۔ دراصل انسانی جسم کے درجہ حرارت کو بحال رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک خودکار نظام وضع کیا ہے کہ جب انسان سخت سردی میں نکلتا ہے تو اس پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے یہ کپکپی انسانی جسم باہر کے درجہ حرارت کو اپنے اندر کے درجہ حرارت کے برابر لانے کیلئے کرتا ہے۔ لیکن شرابی کے خون کے پھلاؤ کی وجہ سے خود بخود کپکپی اور لرزنے کی یہ صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور یوں باہر کی سردی کا اس کے جسم پر غیر محسوس طریقے سے برا اثر پڑتا ہے۔ خون آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہونے لگتا ہے اور دماغ تک خون کم پہنچنے کی وجہ سے انسان نیم بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اچانک درجہ حرارت کم ہونے (Hypothermia) کی وجہ سے سرد ممالک میں ۳۰ تا ۸۰ فیصد اموات واقع ہوتی ہیں (۵۸)۔

الکحل اس وقت دنیا میں امنِ عالم کیلئے بہت بڑا خطرہ بن چکا ہے۔ ۲۲ ویں عالمی ہیلتھ اسمبلی (World health Assembly) کی رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا میں حل طلب مسائل میں الکحل سب سے گھمبیر شکل اختیار کر چکا ہے۔ مغربی ممالک آج الکحل کو دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ قرار دے رہے ہیں۔ لیکن اسلام نے سینکڑوں سال قبل الکحل کو "رجس" اور شیطانی عمل" کہہ کر اس مسئلے کی نشاندہی کر دی تھی اور انسانوں کو اس سے دور رہنے کا حکم دیا۔ آج یورپ کے جنرل ہسپتالوں میں آنے والا ہر چوتھا شخص الکحل سے منسلک کسی بیماری کی وجہ سے داخل ہوتا ہے (۵۹)۔

حوالہ جات

(۱) قرآن کریم البقرہ۲:۲۱۹
(۲) انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا، دی یونیورسٹی آف شکاگو ۱۹۸۸ء امریکا زیر لفظ "الکحل"
(۳) قرآن کریم البقرہ۲:۲۱۹
(۴) قرآن کریم النسآء: ۴:۴۳
(۵) قرآن کریم الاعراف ۷:۱۴۷
(٦) محمد بن اسماعیل البخاری (۲۵٦ء) صحیح البخاری، سعید کمپنی کراچی، کتاب التفسیر، کتاب الاشربۃ باب ان الخمر من العنب۔
(۷) قرآن کریم المائدۃ ۵:۹۰
(۸) دیکھئے حوالہ نمبر۲
(۹) ایضاً دیکھئے حوالہ نمبر۲
(۱۰) عبدالرحمٰن ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون مطبع مصطفیٰ محمد قاہرۃ مصر، ص:۱۸۰
(۱۱) قرآن کریم آل عمران:۳:۱۰۳
(۱۲) دیکھئے Dr. Ali Albar, the Problems of Alcohol and its solution in Islam, Saudi Publishing House jeddah, 1986, P:2
(۱۳) امام راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، قدیمی کتب خانہ کراچی، بذیل مادہ (خمر)
(۱۴) دیکھئے حوالہ نمبر٦
(۱۵) (الف) امام مسلم (ابوالحسین مسلم بن حجاج) (۲٦۱ھ) "صحیح مسلم" سعید کمپنی کراچی، کتاب الاشربۃ، باب ان کل مسکر خمر؛ (ب) ابوداؤد سلیمان الاشعث سجستانی (۲۷۵ھ) "سنن ابوداود" مکتبہ امدادیہ ملتان، کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی السکر
(۱٦) امام الخطیب الشربینی، مغنی المحتاج، دارالفکر بیروت لبنان، ج:۴ ص:۱۸۷
(۱۷) مسند أحمد، للإمام أحمد بن حنبل الشیبانی، تحقیق السید ابی المعاطی النووی، عالم الکتب بیروت، ط۱، ۱۴۱۹ھ، ج۲، ص۹۱

(۱۸)(أ) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۵۔ (ب) دیکھئے حوالہ نمبر ۲

(۱۹) ایضاً

(۲۰) دیکھئے: The Oxford Classical Dictionary.ALCOHOL. The Oxford Press, London (1933).

(۲۱) ایضاً حوالہ نمبر ۲۰

(۲۲) ڈاکٹر محمد علی البار، الخمر بین الطب والفقہ، سعودی پبلشنگ ہاؤس جدہ (۱۹۸۶) ص:۳۰

(۲۳) ایضاً دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲

(۲۴) عبدالرحمٰن البرقوقی، دیوان حسان ابن ثابت، المطبعۃ الرحمانیۃ مصر (۱۹۲۹) ص: ۴

(۲۵) صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ باب تحریم التداوی باب الخمر۔

(۲۶) علامہ ابن کثیر حافظ عماد الدین (۷۷۴ھ) تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر) طبع کراچی، ج ۱، ص ۸۱، البقرۃ ۲:۲۱۹

(۲۷) دیکھئے: Dr. A. Albar, Misconception about the health procuring properties of Alcohol, Saudi Medical Journal, Vol. 9 No. 1, January (1988) P = 34.

(۲۸) تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، البقرۃ ۲:۲۱۹

(۲۹) سید السابق، فقہ السنۃ، دارالکتاب العربی بیروت، طبع سوم، بیروت، ج:۲، ص:۳۷۳

(۳۰) حافظ ابن قیم الجوزیہ (۷۵۱ھ) زادالمعاد، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ج:۳، ص ۱۳۴

(۳۱) روزنامہ جنگ راولپنڈی، جمعہ میگزین، جولائی ۱۹۹۱ء، ص:۳۳

(۳۲) مولانا سید محمد نظر، شراب اسلام کی نظر میں، ماہنامہ الحق اپریل ۱۹۷۲ء، ص:۲

(۳۳) دیکھئے: Shakespeare, Macbeth,act No2, Marshal Chinard Holt, Inch London, 1963

(۳۴) دیکھئے: Dr. A Albar, Mis-conception about the health procuring properties of Alcohol, Saudi Medical Journal Vol. 9.

No. 1, January (1988) P: 33

(۳۵) علی بن عمر الدار قطنی، سنن الدار قطنی، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۹۹٦، ج ۴، ص ۲۴۷، کتاب الأشربۃ وغیرھا۔

(۳٦) دیکھئے: حوالہ نمبر ۲

(۳۷) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲

(۳۸) دیکھئے: Conversion of androgens to estrogens in cirrhosis of the liver, J Clin Endocrianl Metab, 55:583-586 (1982)

(۳۹) دیکھئے حوالہ نمبر ۲ زیر لفظ ہارمون Hormone

(۴۰) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۲

(۴۱) دیکھئے حوالہ نمبر ۲٦

(۴۲) ڈاکٹر عالمگیر، شراب کے طبی اثرات، روزنامہ جنگ، راولپنڈی جمعہ میگزین نومبر ۱۹۹۱ء

(۴۳) دیکھئے: M. Iqbal Siddiqui, Why Islam forbids intoxications and gambling, Kazi Publications, Lahore, (1981), p. 16

(۴۴) دیکھئے: Dr. Laurance and Benett, Clinical Pharmacology, Pitman Press Bath London (5th Edition 1980), p.484

(۴۵) ایضاً۔

(۴٦) دیکھئے حوالہ نمبر ۴۳

(۴۷) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۲

(۴۸) ایضاً، حوالہ نمبر ۱۲

(۴۹) دیکھئے حوالہ نمبر ۴۴

(۵۰) صحیح بخاری، کتاب الإیمان، باب فضل من ستبرأ لدینه۔

(۵۱) دیکھئے حوالہ نمبر ۴۴

(۵۲) دیکھئے: Dr. Nawab Khan, Alcohol and the heart, JIMA Vol 20 (1988), p. 65

(۵۳) ایضاً، حوالہ نمبر ۵۲

(۵۴) دیکھئے: Marshal Chinard, Sociology of deviant Behaviour, Hdt Inc; London (1963), p. 322

(۵۵) دیکھئے حوالہ نمبر ۳۰

(۵۶) دیکھئے حوالہ نمبر ۵۴

(۵۷) دیکھئے: WHO expert Committee Report, "Problem related to Alcohol", Series No. 650, (1980), Geneva.

(۵۸) دیکھئے: The Encyclopaedia of Medicine and surgery Spacilities, F.A Davis, Co, Philodelphia USA (1959) under the Heading of "HYPOTHERMIA".

(۵۹) دیکھئے حوالہ نمبر ۳۴ و حوالہ نمبر ۵۷